# سُورة الشمس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰٮهَا ۙ ﴿۱﴾ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰٮهَا ۙ ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰٮهَا ۙ ﴿۳﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰٮهَا ۙ ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰٮهَا ۙ ﴿۵﴾
وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰٮهَا ۙ ﴿۶﴾ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰٮهَا ۙ ﴿۷﴾ فَاَلۡهَمَهَا
فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰٮهَا ۙ ﴿۸﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰٮهَا ۙ ﴿۹﴾ وَقَدۡ خَابَ
مَنۡ دَسّٰٮهَا ؕ ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰٮهَآ ۙ ﴿۱۱﴾ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰٮهَا ۙ ﴿۱۲﴾
فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا ؕ ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۙ ۵
فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰٮهَا ۙ ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع

# مطالعہ حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنْ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا سنن ابوداؤد:جلد سوم:حدیث نمبر 1385

حضرت عائشہ (رض) فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کسی آدمی سے کوئی ناگوار بات پیش آتی تو آپ یہ نہ کہتے کہ فلاں کو کیا ہوگیا؟ (اس آدمی کا نام نہ لیتے) بلکہ یہ فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا جو اس اس طرح کہتے ہیں۔

# سورۃ الشَّمْس

- سورۃ کا نام **الشَّمْس** ہے جو اس سورۃ کا پہلا لفظ ہے
- یہ سورۃ **مکی** ہے۔ یہ سورۃ اس زمانے میں نازل ہوئی ہے جب رسول اللہ ﷺ کی مخالفت خوب زور پکڑ چکی تھی
- **موضوع :** انسان کی فطرت میں خیر وشر اور ہدایت وضلالت کی استعداد رکھ دی ہے لیکن یہ اسکے شعور اور فکر پر موقوف ہے کہ خیر وشر میں سے کس پہلو کو اختیار کرتا ہے، یہ اختیار کرنا خود انسان کا اپنا عمل اور اسی کا فیصلہ
- بھلائی اور برائی کا جو الہامی علم اللہ نے انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے وہ بجائے خود انسان کی ہدایت کے لیے کافی نہیں ہے اسکی صحیح تفہیم اور اسکی مدد کے لیئے اللہ تعالیٰ انبیاء ورسول بھیجتا رہا۔ ان کو جھٹلانے والوں کے انجام پہ تاریخ شاہد ہے

# سورۃ الشَّمْس

- اس کی آیات کی تعداد مکی قرأت کے مطابق ١٦ ہے کوفی و دیگر کے مطابق ١٥
- آپ ﷺ کو یہ سورۃ نہایت محبوب تھی آپ اس سورت کو اکثر عشاء کی نماز میں پڑھا کرتے تھے
- سورۃ الشّمس اور سورۃ اللیل اپنے مضمون کے لحاظ سے توام (Pair) ہیں
- یہ سورۃ اپنے اندر تہذیبِ نفس اور دل کی آلائشوں کو پاک کرنے کا وافر سامان لیئے ہوئے
- انسان کو سرکشی کے انجام بد سے آگاہ کرنا ہے اور اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ نفس کی پاکیزگی اور اس کی صحیح نشو ونما کامیابی کی ضمانت ہے۔ بخلاف اس کے نفس کرتی ہیں اور سرکشی کا انجام ہلاکت ہ۔

# سورة الشَّمْس

آیات 1 تا 8
کائنات کی عظیم نشانیوں اور اور
نفسِ انسانی سے جزاء وسزا یعنی
آخرت پر استدلال
آیات 9 تا 10
انسان کی فلاح کا دار ومدار
تقویٰ اور تزکیہ ٔنفس پر
نفس کی آواز کو دبانے
والے نامراد ہونگے
آیات 11 تا 15
ثمود کی طرح باغی اور
سرکش افراد اور قومیں
عذابِ الٰہی کا شکار ہو
جاتی ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ ②

وَالشَّمْسِ - قسم ہے سورج کی ( شمس کا اطلاق - سورج اور اسکی دھوپ دونوں

وَضُحٰهَا - اور اس کی روشنی کی

- ضُحٰ : دھوپ پھیل جانے کا وقت - دن چڑھ آنا - چاشت کا وقت
- اس کا اطلاق اُس وقت اور اُس وقت کی دھوپ دونوں پر - (مفردات)
- أُضْحِيَّة : وہ قربانی جو دھوپ پھیل جانے (چاشت) کے وقت دی جاتی ہے
- عیدِ قربان کو عیدالاضحیٰ اسی معنوں میں کہا جاتا ہے

وَالْقَمَرِ - اور قسم ہے چاند کی

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢

وَالْقَمَرِ - اور قسم ہے چاند کی | هِلاَل (أَهِلَّة) | نیا چاند، Crescent

○ اہل عرب کی تقسیم (شکلوں کے لحاظ سے)

○ ہلال: 7 دن - 26ویں کے چاند سے تیسرے دن کے چاند تک)

○ قمر: 4 سے 12 اور پھر 19 سے 26 تاریخ کا چاند

○ بدر: 13 سے 18 کا چاند - ایک ہفتہ

اِذَا تَلٰهَا - جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے

○ تَلاَ يَتْلُو تِلاَوَةً کسی کے پیچھے پیچھے اس طرح چلنا کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو

یہ اتباع (Follow) جسمانی (physical) بھی ہوتا ہے اور معنوی (immaterial) بھی

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ۙ﴿۱﴾ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰٮهَا ۙ﴿۲﴾

## تِلَاوَة

- اصطلاحاً تلاوۃ کا مطلب اللہ کی نازل کردہ کتابوں کی پیروی یعنی اتباع کرنا
- یہ اتباع اللہ کے کلام کی قرِاءَت (پڑھنے) کی صورت میں بھی اور ان میں بیان کیئے گئے احکام کی پیروی کرنے کی صورت میں بھی
- الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ 2/121 جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے، وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے
- یعنی اسکو پڑھ کر سمجھتے ہیں غور و فکر کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں
- قرِاءَت: کا لفظ پڑھنے (Reading/ recitation) کے لیئے خاص ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ ١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ ٢

سورج کی اور اس کی دھوپ کی قسم ہے

اور چاند کی قسم جبکہ وہ اُس کے پیچھے آتا ہے

**By the Sun and his morning brightness**

**By the Moon as she follows him;**

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ‏ ﴿٣﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا ۙ‏ ﴿٤﴾

وَالنَّهَارِ - اور دن کی قسم

نَهَر پانی بہنے کا بڑا راستہ (نہر) وسعت اور کشادگی

اِذَا جَلّٰهَا - جب وہ روشن کردے اس (سورج) کو

- جَلَّى يُجَلِّي روشن کرنا، ظاہر کرنا To bring to light
- جلاء : واضح کرنا، علیحدہ ہونا، منتشر ہونا ( لحن جلی - بڑی غلطی )
- اردو میں : جِلاوطن، جلوہ تجلی، تجلّیٰ، جلی

وَالَّيۡلِ اِذَا - اور رات کی قسم جب

يَغۡشٰهَا - وہ ڈھانپ لے اس (سورج) کو

غَشِيَ يَغْشَى ڈھانکنا
پردہ ڈالنا، تاریک ہونا

- اردو میں : غشی، غش ، غواش ( اوڑھنی)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۙ ٣ وَالَّيْلِ اِذَا
يَغْشٰىهَا ۙ ٤

اور دن کی قسم جبکہ وہ (سورج کو) نمایاں کر دیتا ہے
اور رات کی قسم جبکہ وہ (سورج کو) ڈھانک لیتی ہے

**By the Day as it shows up (the Sun's) glory;**

**By the Night as it conceals it;**

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ۝۶

وَالسَّمَآءِ - اور قسم ہے آسمان کی

وَمَا - اور اس کی جیسا

بَنٰهَا - اس نے بنایا اس (آسمان) کو

- بَنَى يَبْنِي بِنَاءً عمارت کھڑی کرنا تعمیر کرنا - To Build
- اردو میں: بِنا (بنیاد)، مبنی (جس پر بنیاد قائم ہو)، بانی

وَالْاَرْضِ - اور قسم ہے زمین کی

وَمَا طَحٰهَا - اس نے پھیلایا اس کو

طَحَا يَطْحُو پھیلانا

To spread

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا
طَحٰهَا ۙ ۝٦

اور آسمان کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے قائم کیا
اور زمین کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے بچھایا

**And [by] the heaven and Him Who built it,**
**And [by] the earth and Him Who spread it,**

محمد اقبال

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ ﴿۷﴾ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا ۙ ﴿۸﴾

وَنَفۡسٍ - اور قسم ہے نفس کی

وَّمَا سَوّٰىهَا - اور اس کی جیسا اس نے سنوارا اس کو

- سَوَّى يُسَوِّي تَسْوِيَةً ٹھیک کرنا، سیدھا اور درست کرنا، معتدل بنانا، نِک سُک درست کرنا ( To proportion )
- مساواۃ سے مشتق ہے یعنی وزن کے اعتبار دو چیزوں کا آپس میں برابر ہونا-مف
- اردو میں: اِستواء ( خطِ استواء (Equator) جو زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے)، مساوی، مساوات

فَاَلۡهَمَهَا - پھر اس نے الہام کیا اس میں

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ ﴿٧﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۙ ﴿٨﴾

- أَلْهَمَ يُلْهِمُ إلهامًا دل میں بات ڈالنا ( اللہ کی طرف سے) To inspire
- الھام : کسی کے دل میں کوئی چیز القاء کر دینا۔ اصطلاحاً۔ وحی الٰہی
- اردو میں : الہام، ملہم ( جس پہ الہام ہوا)

فُجُوْرَهَا ۔ اس کی نافرمانی

- فَجَرَ يَفْجُرُ فَجْراً و فُجوراً
- بے پروائی کے ساتھ گناہوں میں مبتلا رہنا، گناہ کرنا، بدکار ہونا
- فجر : کسی شیء کو پھاڑنا، شق کرنا، صبح کا طلوع ہونا

وَتَقْوٰىهَا ۔ اور اس کی پرہیزگاری (کا شعور)

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ ۝٧ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَ
تَقۡوٰىهَا ۙ ۝٨

اور نفس انسانی کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے ہموار کیا
پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اس پر الہام کر دی

**By the Soul, and Him Who perfected it**
**Then He inspired it to understand what is right**
**and wrong for it**

# آیات 1 تا 8

- **آفاقی شہادتیں**
- سورج، آسمان زمین، دن اور رات، روشنی اور اندھیرا
- باہم متضاد ہونے کے باوجود جس طرح ایک دوسرے سے توافق سے کام لیتے ہیں۔ اس سے ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ خالق کائنات نے جس عظیم مقصد کے لیے ان کو پیدا کیا ہے اس کے حکم اور قانون نے اس مقصد کی بجاآوری کے لیے ان کو باندھ رکھا ہے
- اور ان کی زندگی اور بقاء اسی میں رکھی گئی ہے کہ وہ اپنا فرض انجام دینے میں کوتاہی نہ کریں۔ ورنہ یہ کارخانہ قدرت چشم زدن میں تباہ و برباد ہو سکتا ہے۔

# آیات 1تا8

- سات شہادتیں آفاق سے اور ایک نفسیاتی شہادت
- آفاقی شہادتیں -انسان کو غور و فکر کی طرف مائل کرتی ہیں تاکہ وہ عالم خلقت کے ان اہم موضوعات کے بارے میں غور و فکر کریں
- سورج کس طرح روئے زمین پر زندگی ، نور اور حرارت کا منبع ہے !
- چاند کا سورج کے تابع ہونے اور اس منبع نور سے روشنی حاصل کرنا
- دن کس طرح حرکت ، جنبش اور حیات کا مظہر اور زندگی کی تمام جدوجہد اور کوشش عام طور پر دن کی روشنی میں ہی صورت پذیر ہوتی ہے۔
- رات کس طرح تمام وجودات کے آرام و سکون اور راحت پانے کا سبب بنتی ہے۔ اگر رات کی تاریکی نہ ہوتی اور مسلسل سورج ہی چمکتا رہتا تو آرام و سکون کا وجود ہی نہ ہوتا

# آیات 1 تا 8

- **آسمان**- عالم خلقت کے عظیم عجائبات میں سے ( انسان کے بس سے باہر)
- **زمین** جو انسان اور تمام زندہ موجودات کی زندگی کا گھوارہ- جو اپنی تمام حیرت انگیز چیزوں- پہاڑوں، سمندروں، دروں، جنگلوں، چشموں، دریاؤں اور اس میں رکھے گئے ان گنت منافع - اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے
- **نفسیاتی شہادت**- اللہ تعالیٰ نے نفس کو پیدا فرمایا تو اس کا تسویہ بھی فرمایا
- ایسا جسم عطا کیا جو اپنے قامت راست اور اپنے ہاتھ پاؤں اور اپنے دماغ کے اعتبار سے انسان کی سی زندگی بسر کرنے کے لیے موزوں ترین
- حواس کی دولت عطا فرمائی جو اپنے تناسب اور اپنی خصوصیات کی بنا پر علم کا بہترین ذریعہ

# آیات 1 تا 8

- ایسے جوہرِ عقل سے نوازا، فکری قوت عطا فرمائی، دل و دماغ کی رعنائیاں بخشیں، قوتِ ارادی اور اقدامی قوتوں سے بہرہ ور فرمایا
- اس کی داخلی صلاحیتوں کو ایسا ہموار کیا کہ جس سے پیدائشی گنہگار ہونے کا تصور یکسر ختم ہو کر رہ گیا
- اللہ تعالیٰ نے نفسِ انسانی کو جسم، حواس اور ذہن کی قوتیں دے کر دنیا میں بالکل بیخبر نہیں چھوڑ دیا ہے
- بلکہ ایک فطری الہام کے ذریعہ سے اس کے لاشعور میں نیکی اور بدی کا فرق، بھلے اور برے کا امتیاز، اور خیر کے خیر اور شر کے شر ہونے کا احساس اتار دیا ہے
- نفسِ انسانی کو خیر و شر کے متضاد داعیات و محرکات دے کر پیدا کیا گیا ہے۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۙ‏ ﴿۹﴾ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ‏ ﴿۱۰﴾

قَدۡ اَفۡلَحَ - یقیناً کامیاب ہوا    أَفْلَحَ يُفْلِحُ اِفْلَاحٌ - فلاح پانا، کامیاب ہونا

- فلح: پھاڑنا، شگاف ڈالنا، ہل چلانا (کھیتی باڑی)
- فلاح: کاشتکار (ہل چلانے والا)
- مُفلِحون: کاشتکار (جن کی کھیتیاں پروان چڑھ جائیں اور محنت بارآور ہو جائے)

مَنۡ زَكّٰىهَا - جس نے پاک رکھا اس (نفس) کو

زَكّٰى يُزَكِّي زَكَاءً
بڑھانا، نشوونما دینا،
پاک صاف کرنا

- زکوٰۃ: پاک کرنا
- تزکیہ: پاک کرنا، تصفیہ، صفائی، پاکی
- مزکّی: پاک کرنے والا

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۙ‏ ﴿٩﴾ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ‏ ﴿١٠﴾

وَ قَدۡ - اور یقیناً

خَابَ - اور نامراد ہو گیا

- خَابَ یَخِیۡبُ خِیۡبَۃً ناکام و نامراد ہونا، گھاٹے میں ہونا- To fail
- اردو میں: خائب (وخاسر) بمعنی ناکام

مَنۡ - وہ جس نے

دَسّٰىهَا - اسے خاک میں ملایا

- دَسَّ یَدُسُّ دَسًّا چھپانا، دبانا، مکروفریب کرنا To bury To corrupt
- اردو میں: دسیسہ (خفیہ سازش)، دسیسہ کاری بمعنی مکروفریب

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ
دَسّٰىهَا ۗ ۝١٠

یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا
اور نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو دبا دیا

**Truly he succeeds who purifies it (causes it to grow) - And he is indeed a failure who corrupts it!**

محمد اقبال

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾

- یہ ہے جواب قسم جس کے لیے ان چیزوں کی قسم کھائی گئ ہے جو پہلے آیات میں مذکور ہیں۔
- نفس انسانی بھی خیر و شر کے میلانات و رجانات اور محرکات کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ مجموعہ اضداد بھی ہے۔
- جس طرح کائنات کی یہ چیزیں مجموعہ اضداد ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے معاون ہیں قانون الہٰی کی مخالفت کا سوچ بھی نہیں سکتے اور اللہ کے سامنے بڑائی نہیں جتاتے۔ اور جس کام پر انھیں لگا دیا گیا ہے اس سے سر مو انحراف نہیں کرتے یہی ان کی کامیابی کا راز ہے
- اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ بھی کامیابی کے اس رشتے کو پکڑ لے تو اسے اس راز کو پالینا چاہیے۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾

- انسان کے مستقبل کا انحصار اس پر ہے کہ اس کے اندر تمیز، ارادے اور فیصلے کی جو قوتیں اللہ نے رکھ دی ہیں ان کو استعمال کرکے وہ اپنے نفس کے اچھے اور برے رجحانات میں سے کس کو ابھارتا ہے اور کس کو دباتا ہے
- اگر وہ اچھے رجحانات کو ابھارے اور برے رجحانات سے اپنے نفس کو پاک کرے تو فلاح پائے گا۔ اور اس کے برعکس اگر وہ نفس کی اچھائی کو دبائے اور برائی کو ابھارے تو نامراد ہو گا
- تزکیہ نفس- جو شخص فلاح کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے افکار کو فکری گمراہیوں سے پاک کرے، اپنے اعمال کو نافرمانیوں کی آلودگی سے بچائے اور اپنے اخلاق کو ہر طرح کی ناپاک خواہشات سے بچا کے رکھے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ﴿۱۲﴾

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ - جھٹلایا ثمود نے (رسول کو)

- كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْبٌ - جھٹلانا To deny

بِطَغْوٰىهَآ - اپنی سرکشی کے باعث

- طَغٰى يَطْغِى - مناسب حد سے آگے بڑھنا، سرکشی اختیار کرنا
- اردو میں: طغیان، طغیانی، طاغوت

اِذِ انْۢبَعَثَ - جب اٹھ کھڑا ہوا   بَعَثَ يَبْعَثُ - بھیجنا، جی اٹھنا

- اِنْبَعَثَ يَنْبَعِثُ رسولوں کو بھیجنا، مقرر کرنا، اپنی جگہ سے اٹھنا (VII)
- اردو میں: بعثت، مبعوث، باعث

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ﴿۱۲﴾

اَشْقٰىهَا - ان کا زیادہ شقی (بدبخت شخص)

- شَقَی یَشْقَی بدبخت ہونا، برا ہونا
- اَشْقٰی: بڑا بدبخت - most wicked /wretch
- اَشْقٰی: اَعْلٰی (سب سے اونچا)، اَتْقٰی (سب سے متقی)
- شقاوت: بدبختی (سعادت کی ضد)
- اردو میں: شقی، شقاوت، شقی القلب (سنگدل)، شقاوتِ قلبی (دل کی سختی)

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىهَآ ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰهَا ۙ﴿۱۲﴾

ثمود نے اپنی سرکشی کی بناپر جھٹلایا
جب اُس قوم کا سب سے زیادہ شقی آدمی بپھر کر اٹھا

**The Thamud (people) rejected (their prophet) through their inordinate wrong-doing,**
**Behold, the most wicked man among them uprose**

محمد اقبال

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ؕ﴿۱۳﴾

فَقَالَ لَهُمْ - تو کہا ان لوگوں سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ - اللہ کے رسول نے

نَاقَةَ اللّٰهِ - (محتاط رہو) اللہ کی اونٹنی سے

- نَاقَةَ اللّٰهِ میں نَاقَةَ کی نصب (زبر) بتا رہی ہے کہ اسکا فعل محذوف (omitted) ہے جو کہ اِحْذَرُوْا (تم لوگ محتاط رہو) ہو سکتا ہے
- مفعول ہمیشہ منصوب (زبر والا) ہوتا ہے

وَ سُقْيٰهَا - اور اس کے پانی پینے (کی باری) سے

س ق ی

-

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَاؕ ﴿۱۳﴾

وَسُقْيٰهَا

س ق ی

- سَقَى يَسْقِي سَقْياً - پانی پلانا
- ساقی : پانی پلانے والا
- اِستسقٰی : پینے کا پانی مانگنا
- صلاۃ استسقٰی : بارش مانگنے کے لیئے پڑھی جانے والی نماز
- سِقایۃ : جام / پینے کا برتن
- مرضِ استسقا : پیاس کی بیماری

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقۡيٰهَا ؕ﴿۱۳﴾

تو اللہ کے رسول نے اُن لوگوں سے کہا کہ خبردار، اللہ کی
اونٹنی کو (ہاتھ نہ لگانا) اور اُس کے پانی پینے (میں مانع نہ
ہونا)

**But the Messenger of Allah said to them: "It is a She-camel of Allah! And (bar her not from) having her drink!"**

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۖ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمۡ فَسَوَّىٰهَا ۙ ﴿١٤﴾

فَكَذَّبُوهُ - پھر انھوں نے جھٹلایا اس کو (رسول علیہ السلام کو)

فَعَقَرُوهَا - تو انھوں نے کونچیں (ٹانگیں) کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی

- عَقَرَ يَعْقِرُ اونٹ کی کوچیں کاٹنا، ذبح کرنا
- کونچیں کہتے ہیں پاؤں کے پٹھوں کو جو پیچھے کی طرف ایڑی کے پاس ہوتے ہیں
- عرب کا دستور تھا کہ اونٹ کو حلال کرنا ہوتا تو پہلے اس کی کونچیں کاٹتے تاکہ بھاگ نہ جائے۔ پھر اس کو نحر کرتے

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۠ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۠ ﴿۱۴﴾

فَ) تعقیب کا
(Consequential Fa

فَدَمْدَمَ - پھر دھماد ھم برسایا (عذاب)

- دَمْدَمَ : کسی شیء کو زمین سے چپکا دینا
- عذاب / تباہی کے حوالے کرنا

عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ - ان پر ان کے رب نے

بِذَنْۢبِهِمْ - ان کے گناہ کے باعث

فَسَوّٰىهَا - تو اس نے برابر کردیا اس (قوم) کو

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۖ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم
بِذَنۢبِهِمْ فَسَوَّىٰهَا ﴿١٤﴾

مگر انہوں نے اُس کی بات کو جھوٹا قرار دیا اور اونٹنی کو مار ڈالا
آخر کار اُن کے گناہ کی پاداش میں ان کے رب نے ان پر ایسی
آفت توڑی کہ ایک ساتھ سب کو پیوند خاک کر دیا

Then they rejected him (as a false prophet), and they hamstrung her. So their Lord, on account of their crime, obliterated their traces and made them equal (in destruction, high and low)!

محمد اقبال

# آیات 11 تا 15

- آفاقی وانفسی شواہد کے بعد یہ ایک تاریخی شہادت
- آفاقی وانفسی دلائل کا تعلق غور وفکر سے ہوتا ہے اس وجہ سے عاقلوں کے لیے تو وہ مفید ہوتے ہیں لیکن عام لوگوں پر انکا وہ اثر نہیں پڑتا جو پڑنا چاہیے
- اس وجہ سے قرآن نے آفاقی وانفسی دلائل کے پہلو بہ پہلو تاریخی شواہد کا بھی التزام رکھا ہے تاکہ اتمام حجت کے پہلو سے دعوت میں کوئی کسر نہ رہ جائے
- جو قوم طغیان میں مبتلا ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اتمام حجت کے بقدر مہلت دینے کے بعد لازماً تباہ کر دیا کرتا ہے۔

# آیات 11 تا 15

- قوم ثمود کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے کہ تباہ شدہ قوموں میں جس قوم کا علاقہ اہل مکہ کے قریب ترین تھا وہ یہی قوم تھی
- شمالی حجاز میں اس کے تاریخی آثار موجود تھے جن سے اہل مکہ شام کی طرف اپنے تجارتی سفروں میں ہمیشہ گزرتے رہتے تھے
- اصل بیماری طغویٰ- سرکشی اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے کھلم کھلا بغاوت
- سرکشی اصل جرم- جبکہ حق اس پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہو۔ قریش کو ان کی سرکشی کے حوالے سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ تم آج جس سرکشی میں مبتلا ہو ثمود ایسی ہی کیفیت سے دوچار تھے۔

## آیات 11تا15

- اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دنیا میں کسی قوم کی سرکشی کو پسند نہیں کرتا وہ ایک خاص حد تک مہلت دینے کے بعد لازماً اسے تباہی کا نشانہ بناتا ہے
- حضرت صالحؑ قوم ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے۔ مگر وہ اپنے نفس کی برائی میں غرق ہو کر اتنی سرکش ہو گئی تھی کہ اس نے ان کو جھٹلادیا، اور اس کا منہ مانگا معجزہ جب انہوں نے ایک اونٹنی کی شکل میں پیش کیا تو ان کی تنبیہ کے باوجود اس قوم کے ایک شریر ترین آدمی نے ساری قوم کی خواہش اور طلب کے مطابق اسے بھی قتل کردیا۔ نتیجتاً پوری قوم تباہ ہو گئی
- قریش کو تنبیہ، اگر تم ثمود کی طرح اپنے نبی محمد ﷺ کو جھٹلاؤ گے تو وہی انجام دیکھو گے جو ثمود نے دیکھا ہے۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

وَلَا - اور نہیں

يَخَافُ - وہ ڈرتا

عُقْبٰهَا - اس کے نتیجے (انجام) سے

- عقب: پیچھے - پاؤں کا پچھلا حصہ - ایڑی - back side- Heel
- اعقاب: پچھلے- بعد میں آنے والے ( اولاد- نسل)
- عاقبت: بعد میں آنے والی زندگی ( آخرت)- Here after
- عقاب: پیچھا (تعاقب) کرنے والا- Eagle
- تعاقب: پیچھا کرنے کا عمل following, pursuit

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

اور اسے (اپنے اس فعل کے) کسی برے نتیجے کا کوئی خوف نہیں ہے

**And for Him is no fear of its consequences.**

محمد اقبال